انتخابات سے دور رہیں

اپنا ایمان بچائیں



جسے تم ووٹ کہتے ہو نظام زر کی بستی میں!
یہ رسم تاج پوشی ہے درندوں اور لٹیروں کی!

(اضافہ شدہ ایڈیشن)

تحریر: نور الدین محمود

ناشر

دار الامام ابی حنیفہؒ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد اللہ رب العالمین، والصلاۃ والسلام علیٰ سید المرسلین محمد وعلیٰ الہ واصحابہ اجمعین

میرے مسلمان بھائیو! السلام وعلیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ:

آج کل انتخابات کی گہما گہمی اور چہل پہل میں ہر خاص وعام مصروف ہے دیندار مسلمان دل تھام کے بیٹھے ہیں کہ یا اللہ یہ کیا ہورہا ہے۔ جھوٹ، دھوکہ، تصویر سازی، غیبتیں تہمتیں، ایذاء مسلم۔۔۔۔۔۔۔۔ کون سا گناہ ہے جو نہیں ہورہا۔ گناہوں کے سیلاب ہیں۔ جو بعضوں کے ایمان تک بہا کرلے جاتے ہیں۔ ذیل کی سطور میں اختصار کے ساتھ انتخابات اور جمہوریت کا شرعی حکم اپنے مسلمان بھائیوں کی خدمت میں پیش کیا جارہا ہے۔ تاکہ مسلمان اپنے ایمان اور آخرت کو محفوظ کرسکیں۔ ''**ان ارید الا الاصلاح مااستطعت،وما توفیقی الا باللہ**''۔

انتخابات جمہوریت کا حصہ ہیں۔ اور جمہوریت کے کفر ہونے پر تمام علماء اسلام کا اتفاق ہے جمہوریت کبھی بھی اسلامی نہیں ہوسکتی۔ یہ محض دھوکہ ہے۔ عجیب بات ہے کہ یہودیت، وعیسائیت جو آسمانی مذاہب ہیں اسلامی نہیں ہوسکتیں، تو جمہوریت جو انسانوں کا بنایا ہوا نظام ہے کیسے اسلامی ہوسکتی ہے؟

اسلام اور جمہوریت میں تضادات

	اسلام	انتخابات (جمہوریت)
1	قانون ساز صرف اللہ ہے۔	اصل قانون ساز پارلیمنٹ ہے۔ یہاں تک قرآن بھی پارلیمنٹ کی منظوری کے بغیر قانون نہیں۔
2	قرآن کو کسی منظوری کا محتاج سمجھنا واضح کفر ہے	پارلیمنٹ کے تقدس اور اتھارٹی کو تسلیم نہ کرنا ریاست سے بغاوت ہے۔
3	جو شخص اسلام کے کسی ضروری بنیادی عقیدے یا حکم کا انکار کرے وہ کافر ہے۔	جسے پارلیمنٹ کافر نہ کہے وہ کافر نہیں (مثال: شعیہ، ملحدین، منکرین حدیث)
4	مرتد واجب القتل ہے	مذہبی آزادی ہے۔ اقلیت کے حقوق حاصل ہیں
5	مسلمان اور کافر برابر نہیں	برابر ہیں۔ ایک ووٹ بھی زیادہ ہو تو کافر بہتر
6	عالم اور جاہل برابر نہیں	برابر ہیں۔ ایک ووٹ بھی زیادہ ہو تو جاہل بہتر
7	نیک اور بد برابر نہیں۔	برابر ہیں۔ ایک ووٹ بھی زیادہ ہو تو بد بہتر
8	مرد عورتوں کے حکمران و نگہبان ہیں۔	مرد وعورت برابر ہیں۔
9	عورت سربراہ نہیں ہوسکتی۔	بالکل ہوسکتی ہے۔
10	پارٹی بازی حرام ہے۔ مسلمان تقسیم ہوجاتے ہیں۔	کسی بھی مقصد کے لئے پارٹی بازی قانونی ہے۔
11	پارٹیاں بناکر مسلمانوں کو تقسیم کرنے والے سربراہان واجب القتل ہیں	ان کو سیکورٹی دینا ریاست کی ذمہ داری ہے۔
12	جو عہدہ مانگے وہ نااہل ہے۔	عہدہ مانگنا ضروری ہے۔ اور اس کے حصول کیلئے ہر ممکن کوشش بھی
13	رائے صرف اہل حل وعقد (پابند شرع، اہل علم، کامل العقل لوگوں) سے لی جائیگی۔	رائے (ووٹ) ہر بالغ کا حق ہے۔ جو اٹھارہ سال کا ہو
14	فیصلہ امیر المومنین یا اس کا مقرر کردہ آدمی کریگا۔	فیصلہ اکثریت کی بنیاد پر ہوگا۔ جسے اکثریت منتخب کرے وہی منتخب ہے۔
15	اپنی تعریف کرنا منع ہے۔	کوئی حرج نہیں۔
16	کافر سے رائے نہ لی جائے گی۔	لی جائی گی۔
17	فاسق مسلمان بھی رائے کا اہل نہیں۔	ہے۔

	اسلام	انتخابات (جمہوریت)
18	امیر تاحیات امیر ہوتا ہے۔	محدود مدت کے لئے ہوتا ہے۔
19	ظلم وفسق کی وجہ سے امیر کو معزول کیا جائے گا۔	مدت کے اندر وہ جو چاہے کرے معزول نہیں کیا جاسکتا۔ الا یہ کہ وہ ملکی قوانین کی زد میں آئے
20	حق کا معیار قرآن وسنت ہیں۔	اکثریت ہے۔
21	کافر مسلمانوں کا چھوٹا یا بڑا سربراہ نہیں ہو سکتا۔	ہو سکتا ہے۔
22	حزب اقتدار اور حزب اختلاف کی تقسیم غلط ہے۔	ضروری ہے۔
23	فاسق کسی معزز عہدے کا اہل نہیں	ہے۔
24	ہر کس وناکس سے رائے نہیں لی جائیگی	ہر وہ شخص رائے دے سکتا ہے جو شناختی کارڈ رکھتا ہے
25	اگر کوئی لڑکا عقل منداور معاملہ فہم ہے تو اس سے رائے لی جاسکتی ہے۔	شناختی کارڈ کی عمر کا نہیں تو رائے نہیں دے سکتا
26	ارتداد، فسق، بدعات اور گمراہی پھیلانے پر پابندی ہے۔	اظہار رائے کی آزادی ہے۔
27	زنا زبردستی ہو یا رضامندی سے ناجائز ہے	رضامندی سے ہو تو جائز ہے۔
28	اقوام متحدہ کی رُکنیت ناجائز اور اس کے قوانین ماننا کفر ہے۔	رکنیت بھی جائز، قوانین ماننا بھی جائز
29	امر بالمعروف والنہی عن المنکر ضروری ہے۔	اس کی بہت سی صورتیں رِٹ کو چیلنج کرتی ہیں۔
30	تصویر حرام ہے۔	تصویری انتخابی نشان کو قبول کرنا ضروری ہے، اپنی پارٹی کا ہو یا دوسری کا۔
31	پوری دنیا میں مسلمان بھائی بھائی ہیں۔ ایک جسم ہیں بوقت ضرورت ان کی ہر قسم کی مدد فرض ہے	دیگر ممالک کے اندرونی معاملات میں مداخلت جائز نہیں
32	تمام مسلمانوں کا ایک ہی سربراہ ہو گا	جتنے ممالک، اتنے سربراہ
33	جوئے سود وغیرہ پر پابندی ہے۔	کوئی پابندی نہیں
34	کسی بھی ناجائز قانون کا احترام کفر ہے۔	تمام ملکی قوانین کا احترام لازم ہے۔
35	اقدامی جہاد فرض ہے	حرام ہے۔

* یہ ہے جمہوریت۔ یہ اپنی ذات اور حقیقت میں بدترین کفر ہے۔ اب چاہے اس سسٹم کا نام دیا جائے یا انتقال اقتدار کا پر امن طریقہ۔۔ یہ کفر ہی ہے۔

* بعض لوگ کہتے ہیں کہ سیاست انبیاء علیہم السلام نے کی تھی۔ آپ ذرا دل پر ہاتھ رکھ کر بتائیں کیا انبیاء علیہم السلام کی سیاست ایسی تھی جس کا حال آپ پڑھ چکے ؟ کیا کوئی مسلمان ایسا کہہ سکتا ہے ؟

یہ موٹے موٹے فرق ہیں۔ جو عام لوگوں کو بآسانی سمجھ آسکتے ہیں۔ ورنہ اسلام اور جمہوریت کی ہر بات میں تضاد ہے۔ جمہوریت ایک الگ اور مستقل دین ہے۔ یہاں جمہوریت کا مکمل پوسٹ مارٹم مقصود نہیں، لیکن چونکہ انتخابات جمہوریت کا حصہ ہیں۔ اس لئے بقدر ضرورت جمہوریت کی خبر لی جائے گی۔ ان شاء اللہ

واضح رہے کہ اسلام کے مقابلے میں جمہوریت کے جو نظریات بیان کئے گئے ہے یہ نام نہاد اسلامی جمہوریت کے بھی نظریات ہیں۔

جمہوریت علماءِ دیوبند کی نظر میں

1 ۔ **مولانا عاشق الٰہی بلند شہری رحمہ اللہ** فرماتے ہیں ایسی جمہوریت جس میں پورے ملک میں انتخاب ہو بالغ رائے دہی کی بنیاد پر، ہر کس وناکس ووٹر ہو، اور کثرت رائے پر فیصلہ رکھا جائے اسلام میں ایسی جمہوریت نہیں ہے۔ بعض اہل علم بھی دانستہ یا نادانستہ طور پر اس غلط فہمی میں مبتلا ہیں وہ اسلام کی بات کو ماننے کے لیے تیار نہیں اور کہتے ہیں کہ ہم بڑی محنتوں سے جمہوریت کو لائے ہیں اب اس کے خلاف کیسے بولیں۔ اور ان کی لائی ہوئی جمہوریت بالکل جاہلانہ جمہوریت ہوتی ہے جس کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ انتخاب میں کوئی بھی کیسا ہی بے دین

منتخب ہو جائے جمہوریت جاہلیہ کی وجہ سے اس کے عہدہ کو ماننے پر مجبور ہوتے ہیں کہ اب کیا کریں اب تو منتخب ہو ہی گیا عوام کی رائے کو کیسے ٹھکرائیں۔ قانون کے تابع ہیں اس کے خلاف چلنے بولنے کی کوشش کرنے کی کوئی اجازت نہیں۔ (انوار البیان، سورہ آل عمران؛ آیت:159۔۔ نیز الیکشن کی قباحت کے لئے دیکھئے انوار البیان، سورہ مائدہ؛ آیت:100)

2۔ **مفتی محمود الحسن گنگوہی رحمہ اللہ** فرماتے ہیں "آج کل جمہوریت کا مفہوم یہ ہے کہ ہر بالغ مرد عورت خواندہ، ناخواندہ، عاقل (کم عقل) کو ووٹ دینے کا حق حاصل ہو، اوران کے ووٹوں کی اکثریت سے سربراہ تجویز کیا جاتا ہو، اسلام میں اس جمہوریت کا کہیں وجود نہیں، نہ کوئی سلیم العقل اس کے اندر خیر تصور کر سکتا ہے" (فتاوی محمودیہ کتاب السیاسۃ والھجرۃ 4/602 دارالافتاء فاروقیہ کراچی)

3۔ **مولانا محمد ادریس کاندہلوی رحمہ اللہ** فرماتے ہیں "ایسی حکومت اسلامی حکومت نہیں کہلا سکتی جو حکومت اللہ کی حاکمیت اور قانون شریعت کی برتری اور بالادستی کو نہ مانتی ہو بلکہ یہ کہتی ہو کہ حکومت عوام اور مزدوروں کی ہے اور ملک کا قانون وہ ہے جو عوام اور مزدور مل کر بنالیں سو ایسی حکومت بلاشبہ حکومت کافرہ ہے "**إن الحكم إلا لله**"۔ "**ومن لم يحكم بما أنزل الله فأولئك هم الكافرون**" (عقائد الاسلام صفحہ:195۔۔ ادارہ اسلامیات کراچی)

4۔ **حضرت مولانا محمد منظور نعمانی صاحب رحمہ اللہ** کسی تعارف کے محتاج نہیں...اپنے استاد علامہ شبیر احمد عثمانی صاحب رحمہ اللہ کو ایک خط میں تحریر فرماتے ہیں: "اس انتخابی ہنگامے میں مسلمانوں کے دین و اخلاق کا جو خون ہو رہا ہے... اور دیانت و آدمیت جس بری طرح پامال اور ذبح کی جارہی ہے.. اور شیطنت و درندگی کے تمام اوصاف جس وسیع پیمانے پر امت میں فروغ پا رہے ہیں.. اخباروں میں اس کا حال پڑھ پڑھ کر اور مقامی حالات کو اپنی آنکھوں سے دیکھ دیکھ کر مجھ جیسے ایک عامی اور سیاہ کار کے دل پر بھی جو گزر رہی ہے لفظوں میں اس کی تعبیر سے عاجز ہوں.. میں اپنے تاثر و احساس پر قیاس کر کے قسم کھا سکتا ہوں کہ... اگر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس دنیا میں تشریف لے آئیں اور ہمارے اس الیکشنی ہنگامے اور اس سلسلے میں جو ہو رہا ہے دیکھیں.. تو یقیناً آپ کو اتنا عظیم صدمہ ہو گا کہ اس سے پہلے شائد کوئی سانحہ اتنا تکلیف دہ نہ ہوا ہو گا... میرا خیال ہے کہ... لاکھوں مسلمانوں کا کافروں کی تلواروں سے شہید ہو جانا... اور بڑے بڑے ملکوں کا مسلمانوں کے ہاتھ سے نکل کر کافروں کے ہاتھ میں چلا جانا... بھی مزاج نبوی کے لئے اتنا تکلیف دہ نہیں جتنا کہ مسلمان قوم کا دین اور اخلاق و آدمیت کو خیر باد کہہ کر شیطان اور درندہ بن جانا..." (خطبات عثمانی صفحہ: 214...مکتبہ دارالعلوم کراچی)

جمہوریت ایک طرز حکومت ہے کہ جس میں — بندوں کو گنا کرتے ہیں تولا نہیں کرتے
تو نے کیا دیکھا نہیں مغرب کا جمہوری نظام؟ — چہرہ روشن، اندرون چنگیز سے تاریک تر

(علامہ محمد اقبال)

مفاسدِ جمہوریت

1) پرنٹ تصویر کے حرام ہونے پر علماء کا اتفاق ہے۔ حدیث کے مطابق قیامت کے دن سخت ترین عذاب تصویر بنانے والوں کو ہو گا۔ جس گھر میں تصویر ہو وہاں فرشتے نہیں آتے۔ آج حال دیکھئے کیا ہو رہا ہے۔ اوروں کو چھوڑیئے مولوی صاحبان کیا قدِ آدم بلکہ اس سے بھی بڑی تصویریں نہیں بنوا رہے؟ کیوں؟ کیا مجبوری ہے؟

2) قرآن کے مطابق غیبت اپنے مردہ بھائی کے گوشت کھانے کی طرح ہے۔ حدیث کے مطابق غیبت زنا سے زیادہ سخت ہے۔ اس قوم میں انتخابات کے دنوں میں لاکھوں کروڑوں غیبتیں نہیں ہوتیں؟؟ کیا آپ کروڑوں زنا برداشت کر سکتے ہیں؟ یہ تو زنا سے زیادہ بری ہے ہزاروں کے مجمعوں میں سٹیجیں سجا کر غیبت ہوتی ہے۔ پھر اسی پر بس نہیں بلکہ تالیاں اور سیٹیاں بجا بجا کر ان غیبتوں کی تحسین ہوتی ہے۔ آپ علماء سے پوچھیں گناہ کی تحسین کفر ہے۔ پھر اس میدان میں مولوی صاحبان بھی کسی سے پیچھے نہیں، وہ بھی سٹیجوں پر ایک دوسروں کی غیبتیں کرتے ہیں۔ اور نیچے والے "اللہ اکبر" کے نعرے سے اس کی تحسین کرتے ہیں۔ جو اوروں کی بنسبت بڑی جاہلیت ہے۔ کہ گناہ کی تحسین کے لئے "اللہ اکبر" کو استعمال کیا جائے۔ اس سے بھی بڑھ کر بہتانوں کے سیلاب ہوتے ہیں۔ اور اس کی تحسین ہوتی ہے۔ اس لئے یہ انتخابات ایمان لیوا بیماری ہے، اپنے ایمان کی فکر کریں کہیں ایسا نہ ہو کہ صبح مومن ہو اور شام کو کافر۔

3) انتخابات گھر گھر، محلہ محلہ، مسجد مسجد، گاؤں گاؤں بغض و نفرت کے بیج بوتے ہیں۔ آپس میں دشمنیاں اور ناچاقیاں بڑھتی ہیں۔ بھائی بھائی سے ناراض، بھتیجا چچا سے نالاں، استاد شاگرد سے بیزار، باپ بیٹے سے خفا، مساجد کا ماحول خراب، امام اور مقتدی کے درمیان ناچاقی، اساتذہ اور شاگردوں کے درمیان نفرتیں۔۔۔۔ کیا یہ حقائق نہیں؟؟

4) انتخابات میں بے تحاشا مال خرچ ہوتا ہے۔ جو تبذیر ہے۔ اور قرآن میں ایسوں کو شیطانوں کے بھائی قرار دیا گیا ہے؟

5) انتخابات میں جھوٹ بہت پھیل جاتا ہے۔ جھوٹے وعدوں کے سبز باغ دکھا کر عوام کو بے وقوف بنانا۔ نیز آپ نے ووٹ کسی ایک کو دینا ہوتا ہے۔ لیکن مروت سے مجبور ہو کر کہنا سب کو ہوتا ہے۔ کہ میرا ووٹ آپ کا ہے جو کہ جھوٹ ہے اور اس میں تمام عوام مبتلا ہیں۔

6) انتخابات علماء کی عزت کو خاک میں ملا دیتے ہیں۔ کیونکہ جمہوریت کہتی ہے کہ دو رنڈیاں ایک شیخ الاسلام سے بہتر ہیں ایک رنڈی اور مفتی و شیخ الاسلام برابر ہیں۔ اس لئے جب کوئی مولوی اس میدان میں قدم رکھتا ہے۔ تو سب سے پہلے خود وہ اپنی عزت کو اپنے پاؤں تلے روندتا ہے۔ کیونکہ وہ اس پر راضی ہوتا ہے۔ کہ وہ ایک رنڈی بلکہ ایک کافر کے برابر ہو تو دوسروں سے عزت کی کیا توقع رکھتا ہے؟ پھر انتخابات اور سیاست میں غلطیاں ہو جاتی ہیں۔ کیونکہ نظام ہی غلطیوں کا ہے جس سے رہی سہی کسر بھی نکل جاتی ہے اور علماء سے عوام کا اعتماد اُٹھ جاتا ہے۔

7) انتخابات میں اللہ تعالیٰ کی سب سے بہترین نعمتوں کی ناقدری اور ناشکری ہوتی ہے۔ مسلمان اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمت، اسلام کی ناشکری کر کے خود کو کافر کے برابر کر دیتا ہے عالم نعمت اسلام و علم کی ناشکری کر کے خود کو کافر اور جاہل کے برابر کر دیتا ہے۔ شریف اپنی شرافت کا انکار و ناشکری کر کے خود کو نکموں کے برابر کر دیتا ہے عقل مند اپنی خداداد عقل کا مذاق اُڑا کر خود کو کم عقلوں اور بیوقوفوں کے برابر کر دیتا ہے۔

8) لوگوں کی محبت و نفرت ایمان و تقویٰ کی بجائے پارٹی کی تابع ہو جاتی ہیں چنانچہ وہ اپنی پارٹی کے ہندو، نصرانی، شیعہ کو کامیاب دیکھنا چاہتے ہیں نہ کہ دوسری پارٹی کے صحیح العقیدہ مسلمان عالم کو۔۔۔ جیسا کہ آپ سب کے مشاہدے میں آرہا ہے۔ اگر یہ ایمان کی موت نہیں تو کیا ہے؟ یہ عصبیت کی بدترین صورت ہے جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے براءت کا اعلان کیا ہے اور شدید ناراضگی ظاہر فرمائی ہے۔ اور اسے جاہلیت قرار دیا ہے۔

9) سرمایہ دارنہ نظام کی اس ناجائز بیٹی سے غریب غریب تر اور امیر تر ہو تا جائیگا۔

10) دین بیزاری اور دین سے گلو خلاصی کے لئے کی گئی کوششوں کے نتیجے میں پیدا ہوئے اس انسان ساختہ کفر میں اسلام کی منزل ہر گزرتے لمحے کے ساتھ دور سے دور تر، مشکل سے مشکل تر ہوتی جائیگی۔ اور اس کے مقابلے میں کفر مضبوط سے مضبوط تر ہوتا جائیگا۔

11) کئی نسلوں سے جمہورت میں رہنے کی وجہ سے لوگوں کا یہ مزاج بن گیا ہے۔ کہ وہ دینی مسائل میں بھی اکثریت کی جانب جاتے ہیں۔ نہ کہ قرآن وسنت کی جانب۔۔ یعنی لوگوں کے پیمانے بدل گئے۔

12) قوم پرستی اور وطن پرستی کی غلاظت مسلمانوں کی دلوں کو آلودہ کر دیتی ہے اور اسلام سے زیادہ وطن کے بت کو پوجا جاتا ہے۔ آخر کس کس بات کو روئیں۔ یہاں اس تحریر کا مختصر لکھنا پیش نظر ہے ورنہ انتخابات اور جمہوریت کی گندگی پر کئی سو صفحوں کی کتاب لکھی جاسکتی ہے۔ اس تحریر کا مقصد اپنے مسلمان بھائیوں کو توبہ کی دعوت دینی ہے۔ کہ آپ ہمیشہ کیلئے جمہوریت اور انتخابات سے توبہ کریں اور دوسروں کو بھی سمجھائیں۔

چند شبہات کا ازالہ

- کوئی آپ کو یہ دھوکہ نہ دے سکے کہ ووٹ ڈالنا واجب ہے۔ اُمیدواروں میں سے اچھے کو ووٹ دینا ضروری ہے۔ آپ ان سے کہہ دیں کہ کفر کا کوئی حصہ "واجب" اور ضروری نہیں ہو سکتا۔ ہمیں ایسے واجب سے بچائیں۔ جو ہمارے ایمان پر ہی حملہ آور ہو کر ہمیں ایمان سے ہی محروم کر دے۔ ہمیں ایسے واجب سے دور رکھیں جو ہمیں کفر و نفاق، بغض و نفرت، مکر و فریب، غیبت و بہتان اسراف و تبذیر، دھوکہ و فریب کے سمندروں میں ڈبو دے۔ ہمیں ایسے واجب سے معاف رکھیں۔ جو ہمارے بچوں کو ہم سے بیگانہ کر دے، جو ہمارے مدارس و مساجد کے ماحول کو آلودہ کر کے علم و تقویٰ کا جنازہ نکال دے۔ ہمیں ایسے واجب سے معاف رکھیں۔ جو ہمیں پون صدی تک کفر کی غلامی سے نہ نکال سکا۔
- کوئی آپ سے کہہ سکتا ہے کہ فلاں صاحب نے فتویٰ دیا ہے۔ کہ ووٹ شہادت ہے سفارش ہے وکالت ہے اس لئے واجب ہے آپ ان سے کہہ دیں۔ کہ یہ کیسی شہادت ہے جس میں مسلم کافر، نیک وبد، عالمو جاہل، مرد عورت سب برابر ہیں۔ جس کا نصاب دو پر پورا نہیں ہوتا ہزار پر بھی پورا نہیں ہوتا۔ یہ کیسی شہادت ہے جس میں مرتد بھی مردود الشہادۃ نہیں ہوتا، یہ کیسی

سفارش ہے کہ اگر ایک بھی بڑھ جائے تو اس کا قبول کرنا ضروری ہوتا ہے۔ حالانکہ سفارش کا قبول کرنا تو ضروری نہیں ہوتا۔ یہ کیسی وکالت ہے جس میں وکیل موکل سے زیادہ مضبوط ہوتا ہے۔ ہمیں کفر کی چھتری تلے کوئی شہادت کوئی سفارش کوئی وکالت قبول نہیں۔

- یاد رکھیں **مدارس** امریکہ ویورپ سمیت پوری دنیا میں چل رہے ہیں۔ اس لئے کوئی آپ کو گمراہ نہ کر سکے کہ ہمیں ووٹ دو ہم نہ ہونگے تو مدراس کو یہ ہو گا وہ ہو گا۔ کفر کو صرف ہماری دو چیزوں سے خلش ہے۔ جہاد اور شرعی نظام۔
- واضح رہے کہ مرد کا مرد سے نکاح ہندوستان جیسے فحاش ملک میں بھی نہیں ہو رہا، لہذا کوئی آپ کو یہ کہہ کر دھوکہ نہ دے کہ ہم اسمبلیوں میں نہ ہوں گے تو مرد کا مرد سے نکاح ہونا شروع ہو جائیگا وغیرہ وغیرہ۔
- یاد رکھیں ووٹ کے ذریعے سے پچاس ہزار سال میں بھی شرعی نظام نہیں آسکتا لہذا بعض جمہوری پارٹیوں کا یہ نعرہ کہ "خدا کی زمین پر خدا کا نظام" دور حاضر کا سب سے بڑا جھوٹ ہے۔ جس کی گرد کو بھی دنیا کا کوئی دوسرا جھوٹ نہیں پہنچ سکتا۔ اگر جمہوریت کے ذریعے خدا کے نظام کا ایک فیصد بھی امکان ہوتا تو عالمی بدمعاش اس پر بھی پابندی لگا لیتے۔
- بعض مولوی آپ سے کہہ سکتے ہیں۔ کہ جمہوریت کو کفر کو تو ہم بھی مانتے ہیں لیکن مجبوری کی حالت میں خنزیر کھانا بھی جائز ہے۔ جواب:۔ آپ مجبوری کی حالت میں نہیں آپ کے پاس ہزاروں مدارس، مراکز، خانقاہوں کے کم از کم ستر، اسی لاکھ متحرک صحت مند نوجوان ہیں۔ اور آپ کے پاس فتوے کی وہ طاقت ہے۔ جو دنیا میں کسی کے پاس نہیں جو طاغوت کو لشکروں کو تہس نہس کر دے۔ بس کرو خنزیر کھاتے کھاتے لمبی عمر گزر گئی۔ کب تک کھاتے رہو گے۔ خنزیر کا کھانا تو بقدر ضرورت جائز ہوتا ہے۔ اور تمہاری ضرورت ہے کہ پوری ہی نہیں ہو رہی۔ آؤ پاکیزہ حلال کیطرف، دعوت وجہاد کیطرف، یہی اللہ کا حکم، رسول کا طریقہ ہے۔ اسی سے نظام میں تبدیلی آئیگی ورنہ ہم اندھیروں میں بھٹکتے رہینگے۔ ہم کیسے مان لیں کہ آپ جمہوریت کو کفر مانتے ہیں۔ جبکہ ہر جگہ پھیلے اس کفر کے خلاف ایک بھی تقریر عوام میں نہیں کی بلکہ اکثر عوام کو اس کے کفر ہونے میں آپ کی شرکت اور خاموشی کی وجہ سے شک ہے۔ کیسے ہو سکتا ہے کہ کوئی غیور عالم ایک چیز کو کفر سمجھے اسے پھلتا پھولتا بھی دیکھے اور پھر بھی وہ خاموش رہے اور اپنے شاگردوں، معتقدین اور مقتدیوں پر اس کا کفر ہونا واضح نہ کرے؟؟؟ آپ نے مسواک کے فضائل بیان کر دئے۔ پیاز کھا کر مسجد میں آنے کے خلاف آپ نے بیان دے دیا، سرمہ لگانے تک کے آداب آپ نے بیان کر دئے۔۔۔ بالکل بجا ہے۔۔۔ لیکن اس کفر کے خلاف آپ نے کوئی بیان نہیں دیا تو کیسے مان لیا جائے کہ آپ اسے کفر مان رہے ہیں؟؟ کہیں خدانخواستہ آپ تقیہ تو نہیں کر رہے؟
- بعض لوگ کہتے ہیں کہ آپ کے پاس کوئی متبادل بھی ہے؟ اگر یہ اس لئے کہتے ہیں کہ سامنے والا بندہ چپ ہو جائے، اور آئندہ جمہوریت کے خلاف بات نہ کر سکے تو یہ دل وجان سے جمہوریت پر ایمان لائے ہیں۔ یہ اپنے ایمان کی خیر منائیں کیونکہ کفر کا دفاع کر رہے ہیں۔ ان کے نزدیک اسلام اس کفر سے اعلیٰ تو کیا اس کا متبادل بھی نہیں۔ والعیاذ باللہ۔۔ اگر یہ سوال حقیقیت پر مبنی ہے تو یہ سوال خود اُن سے بھی ہے۔ کیا ہمارا دین مکمل نہیں؟ کیا ہمیں ہمارے رب نے ایسا خوار ومسکین چھوڑا ہے۔ کہ ہمارے پاس اس بدبودار سسٹم کفر کا متبادل بھی نہیں؟ کیا یہ اپنے دین کا مذاق اُڑانا نہیں؟ دراصل یہ لوگ کفر کی تاریکی میں ہیں انہیں دکھائی نہیں دیتا؟ توبہ کر کے روشنی میں آئیں گے تو خود بخود متبادل بھی نظر آجائے گا کسی سے پوچھنے کی ضرورت نہیں پڑیگی کفر کا متبادل نہیں مانگا جاتا کفر سے توبہ کی جاتی ہے۔ کفر کو ختم کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ رنڈی کو حق نہیں کہ وہ اسلام میں سویاروں والا متبادل مانگے۔ بلکہ وہ توبہ کریگی۔ مفعول مرد کو متبادل مانگنے کا کیا حق؟ توبہ کرے الغرض گناہ یا کفر کا متبادل مانگنا کسی مسلمان کا کام نہیں۔

تنبیہات

- انتخابی نشان کتاب کو قرآن قرار دنا انتہائی شرمناک اور افسوسناک ہے بلکہ اس میں کفر کا خطرہ ہے کیونکہ غیر قرآن کو قرآن کہنا کفر ہے۔۔
- کسی بھی جمہوری جھنڈے کو پرچم نبوی کہنا اللہ اور اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ باندھنا ہے۔۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی کفر میں حصہ لے کر جھنڈا استعمال نہیں کیا۔۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف اسلام کا پرچم استعمال کیا جو اکثر مکمل سفید یا مکمل کالا ہوتا تھا اور وہ بھی صرف میدان جہاد میں۔۔ دراصل جو لوگ اس قسم کی حرکتیں کرتے ہیں وہ یہ کہنا چاہتے ہیں کہ ہمارے مخالفین قرآن اور پرچم نبوی کے مخالف ہیں۔۔ اور قرآن کے مخالفین کون ہوتے ہیں؟۔۔ افسوس یہ کہ پھر ان ہی لوگوں کے ساتھ شریک اقتدار ہوتے ہیں اور ان کے کارکنوں سے چندے لیتے ہیں۔۔
- مسلمانوں کے مشترک مقدسات (مساجد مدارس ختم نبوت اور ختم بخاری کے جلسوں) کو اس منحوس مخالف اسلام سیاست سے پاک رکھنا ضروری ہے ورنہ رفتہ رفتہ مسلمانوں کی ایک بہت بڑی تعداد ان مقدسات اور دینداروں سے متنفر اور دور ہو جائے گی.. بہت افسوس سے کہنا پڑ رہا ہے کہ ایسا ہو رہا ہے.. یہ بات نہ صرف یہ کہ شرعی لحاظ سے درست نہیں بلکہ عقل اخلاق و

انصاف کے بھی خلاف ہے کہ ان مقدسات کو چندے تو سب لوگ دیں اور سے سیاسی فوائد مخصوص پارٹی اٹھائے۔۔ اس طرز عمل کے جو تلخ نتائج بر آمد ہوں گے ان کے تصور سے ہی رونگھٹے کھڑے ہو جاتے ہیں

- بعض لوگ مذکورہ تمام برائیوں کو جانتے ہیں پھر بھی کہتے ہیں کہ ہم اس لئے شرکت کرتے ہیں کہ میدان کو خالی نہیں چھوڑنا چاہئے ایسوں کی خدمت میں عرض ہے کہ جناب! حضرات انبیاء علیہم السلام نے کفر کے میدانوں کو ہمیشہ کافروں کے لئے خالی چھوڑا ہے۔۔ لیکن اگر آپ نے میدانوں کو جوائن ہی کرنا ہے تو ہمت کریں اس کے علاوہ میدان اور بھی ہیں۔۔۔ جیسے یہودیت نصرانیت الحاد و دہریت شوبیز سپورٹس وغیرہ۔۔ ان میدانوں کو جوائن کر کے دین کی خوب خوب خدمت کریں آفرین آپ کی ہمت پر

نوٹ: اول تو آپ ووٹ ڈالنے سے مکمل اخلاقی جرآت کے ساتھ کھل کر انکار کریں لیکن اگر آپ کو کسی طرح ووٹ ڈالنے پر مجبور کر دیا جائے تو ایک سے زیادہ جگہ مہر لگا کر یا غلط جگہ مہر لگا کر یا خالی پرچی پھینک کر اپنے ووٹ کو ضائع کر دیں

"جمہوریت آخری سانسیں لے رہی ہے ووٹ ڈال کر اس کی عمر دراز کرنے اور اسلام کے نفاذ میں تاخیر کا ذریعہ مت بنیں"

والسلام

نور الدین محمود